© rasailojaraid.com

حرامزادہ

کے متعلق

ایک سوال اور اس کا جواب

سوال

کیا جھوٹ بولنے سے یا کسی مسئلہ میں غلطی یا کوئی گناہ کرنے سے یا کسی کی بات یا شرط نہ ماننے سے انسان حرامزادہ کہلانے کا مستحق ہوجاتا ہے۔؟

الجواب

جب سے مذہب۔ تہذیب اور انسانیت کا بنیادی پتھر رکھا گیا ہے کسی اہل مذہب یا مہذب یا انسان کے خیال و خواب میں بھی مسئلہ نہ آیا ہوگا۔ کہ انسان جھوٹ بولنے یا اور گناہ کرنے یا غلطی کا مرتکب ہونے یا کسی کا خلاف کرنے اور اپنے مخالف کی بات یا کوئی شرط جائز یا ناجائز کو نہ ماننے سے حرامزادہ کہلانے کا مستحق ہوجاتا ہے۔ **ہاں**۔ بازاری شہدے یا بے تمیز بچے آپس میں تخاطب کرتے ہیں۔ تو وہ ایسے کلمات زبان پر لاتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو کہدیتے ہیں کہ جو ہماری بات نہ مانے وہ حرام کا ہے۔ یا جو ہمارے ساتھ نہ دوڑے یا نہ کھیلے وہ اپنے باپ کا نہیں ہے۔ مگر عاقل انسانوں کے نزدیک یہ لوگ بھی دیسے انسانوں میں شمار نہیں کئے جاتے اور انکے ایسے اقوال اور افعال بھی سیرت (جسکا ان میں فقدان پایا جاتا ہے) کا نتیجہ سمجھے جاتے ہیں۔ اور وہ لوگ بہائم یا نیم وحشی۔

مدعیان تمذہب یا تہذیب یا انسانیت سے صرف ایک حضور انسانی مرزا غلام احمد قادیانی کا ایسا نظر آیا ہے جس نے اپنی الہامی ڈکشنری (لغت کی کتاب) سے یہ لغت نکالا اور اسکی دستاویز کرا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کہ جو شخص جھوٹ بولے یا غلطی کرے یا کادیانی کی شرط اور بات کو نہ مانے وہ حرامی یا حرامزادہ ہے اور اس الہامی لغت کے استعمال کو اس نے ایسا وسیع کیا ہے کہ گویا یہ لفظ "حرامی و حرامزادہ" اسکے متبعین کے الہامیوں کا شعار اور ایک الہامی محاورہ اور انکا تکیہ کلام ہوگیا ہے۔

ہم اس امر کے ثبوت کے لئے اسکے الہامی ڈکشنری (تصنیفات) کے چند کٹنگس (حوالے) کوٹ (نقل) کرتے ہیں جن سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ یہ نادر لغت آپ ہی کا الہام زاد یا ایجاد ہے اور اسی پر آپ کی بول چال الہامی محاورہ کی بنیاد ہے۔

(۱) آپ اپنی کتاب ساؤس کے صفحہ ۳۹۴ میں فرماتے ہیں جو شخص متقی اور حلال زادہ ہوتا ہے۔ وہ جرات کر کے اپنے بھائی پر بے تحقیق کامل الزام نہیں لگاتا جسکا مفہوم بموجب منطوق یہ ہے کہ جو شخص کسی اپنے بھائی پر بے تحقیق الزام لگا دے وہ آپ کی الہامی لغت میں حرامزادہ کہلاتا ہے

(۲) اپنے رسالہ شہادۃ القرآن کے ساتھ ایک تقریر متعلق مسئلہ جہاد ملحق کر کے چھپوایا ہے۔ اسمیں گورنمنٹ کو دھوکہ* دیا۔ اور جتایا ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ سے آپ جہاد کو جائز نہیں سمجھتے پھر اس دھوکا کو پختہ کرنے کے لئے اپنی اس تقریر کی صفحہ ۳ میں کہا ہے کہ محسن کی بدخواہی کرنا (یعنی گورنمنٹ انگلشیہ سے جہاد کو جائز کہنا) ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔

* اس کے دھوکا ہونے پر دلیل یہ ہے کہ دل سے وہ گورنمنٹ غیر مذہب کی جان مارنے اور اسکا مال لوٹنے کو حلال و مباح جانتا ہے چنانچہ اپنی کتاب ساؤس کے صفحہ ۱۰ میں صاف کہہ چکا ہے کہ "نافرمان انسان کے جان اور مال اسکے ملک سے خارج ہو کر خدا کے ملک میں آجاتے ہیں پھر خدا جس طرح چاہے اسکو تلف کر دے"۔ جس سے صاف ثابت ہے کہ جو مقام میں اس گورنمنٹ سے جہاد جائز رکھنے والے کو حرامی کہا ہے یہ محض دھوکا ہے ایسے دھوکا باز کو حرامی بننا یا کسی کو حرامی کہنا کچھ مشکل نہیں ہے۔ لہذا گورنمنٹ کو اسکا اعتبار کرنا مناسب نہیں اور اس سے ہوشیار رہنا ضروری ہے۔ ورنہ اس مہدی کا دعائی ہے اسقدر نقصان پہنچنے کا احتمال ہے جو مہدی سوڈانی سے نہیں پہنچا۔ ہماری اس تقریر کا جو اشاعۃ السنہ کے ریویو براہین احمدیہ سے نقل کی ہے اب وہ محل نہیں رہا۔ وہ اس وقت تک اسکا محل تھا جب تک مہدی نہ بنا تھا اسکے مہدی بننے کی دست آویز سے وہ ریویو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۳) آپ فتح اسلام کے بارہ مین مختصر تقریر" مطبوعہ ۹ ستمبر ۱۸۹۴ء مین لکھتے ہین - کہ اگر اب بہی کوئی مخالف مولوی یا کوئی عیسائی یا ہندو یا آریہ یا کیسوالہ سکہہ ہماری اس فتح نمایان کا قائل نہو تو اسکے لئے طریق یہ ہے کہ مسٹر عبد اللہ صاحب کو قسم مقدم الذکر کے کہانے پر آمادہ کرے اور اگر ایسا نکرے تو سمجہا جائیگا کہ وہ شریف نہین - اسکی فطرت مین خلل ہے - یہہ نہایت ہی احمق کا فیصلہ اور کسی حلال زادہ کا کام نہین - جو بغیر رعایت اس فیصلہ کے ہمکو ہمیشہ شکست خوردہ قرار دے -

(۴) آپ اپنے اشتہار تین ہزار مطبوعہ ۵ اکتوبر ۱۸۹۴ء مین مسلمانون کے ایک جوانمرد منشی سعد اللہ صاحب لدہیانوی کو جنہون نے اسکی شرط مذکور کا خلاف کیا تہا مخاطب کرکے فرماتے ہین - ہان - اے ہندو زادہ! اب ثابت ہوگیا ہے کہ ضرور تو حلال زادہ ہے - ہماری اس شرط پر کہ کوئی عبد اللہ آتہم کو قسم دینے سے پہلے ہماری تکذیب نکرے - خوب ہی تو نے عمل کیا

(۵) آپ اپنے رسالہ انوار ۵۲ صفحی کے صہ۲ مین فرماتے ہین کہ اگر کوئی مولوی ان مین سے کہے کہ عبد اللہ آتہم کا حق کیطرف رجوع کرنا ثابت نہین تو اگر اس بات مین سچا اور حلال زادہ ہے - تو عبد اللہ آتہم کو حلف پر آمادہ کرے -

(۶) اور اس رسالہ کے صہ۲۵ مین فرماتے ہین - پہر بہی اگر کوئی ہماری تکذیب کرے اور اس سچائی کی طرف متوجہ نہو - اور ناحق سچائی پر پردہ ڈالنا چاہے تو بیشک وہ حلالزادہ نہین ہوگا -

(۷) اور اس رسالہ کے صہ۳۰ مین آپ فرماتے ہین جو شخص اس فیصلہ (قسم) کے برخلاف بکواس کریگا - اور ہماری فتح کا قائل نہوگا تو صاف سمجہا جائیگا کہ اسکو ولد الحرام بننے کا شوق ہے - اور حلالزادہ نہین ہے

(۸) - پہر اسی صفحہ مین فرماتے ہین - حرامزادہ کی یہی نشانی ہے کہ سیدہی راہ اختیار نکرے -

(۹) اس رسالہ کے صہ۳۱ مین اس شخص کے حق مین جو آپکے فیصلہ مذکورہ کو نہ مانے - فرماتے ہین

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۶۸) لکہا گیا تہا - اب جو دہ ہی بنگیا ہے تو وہ مضمون اسپر چسپان نہین ہوسکتا - اس امر کی تفصیل ہم اس مضمون مین کرینگے جو اس تقریر کے جواب مین عنقریب شایع کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یک خطا۔ دو خطا۔ سوم با ور بخطا۔ یعنے جو تیرہ بارہ خطا کرتا ہے اس کی تائید کار ہوتی ہے۔

(۱۰) اسی رسالہ کے صفحہ ۳۱ مین فرماتے ہین۔ اگر وہ ولد الحرام نہین اور حلال زادہ ہین تو اس مضمون کو پڑھکر اس فیصلہ کے لئے اُٹھ کھڑے ہون۔

(۱۱) پھر اسی صفحہ مین فرماتے ہین۔ اب ہم دیکھتے ہین کہ ہمارے مخالفون سے کون بلا توقف اس فیصلہ (قسم) کیلئے سعی کرتا ہے۔ اور کون ولد الحرام بننے پر راضی ہوتا ہے۔

یہ تازہ الہامی تصنیفات کادیانی کے حوالجات ہین۔ اب ایک دو حوالے پُرانی الہامی تصانیف کادیانی نقل کئے جاتے ہین تاکہ ناظرین کو معلوم ہو کہ یہ الہام کادیانی کو قدیم سے ہو رہا ہے۔ اور یہہ الہامی محاورہ اسکا قدیمی محاورہ ہے۔

(۱۲) رسالہ شحنۂ حق مطبوعہ ۱۸۸۷ء کے صفحہ ۵ مین آپ ایک آریہ کو مخاطب کر کے فرماتے ہین۔ اگر وہ حلال زادہ ہے تو آپ امتحان کے لئے بپابندی شرائط متذکرہ بالا ہمارے ساتھ آوین۔

(۱۳) اور اسی رسالہ کے صفحہ ۶ مین فرماتے ہین وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہین وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہین مگر اس آریہ مین اسقدر بھی شرم باقی نرہی۔

اس مضمون کے اور اس الہامی لغت نادر اور محاورہ شریفہ کے متضمن آپکی الہامی ڈکشنری کے حوالجات اور بہت ہین جن سب کی تفصیل سے تطویل متصور ہے

ان حوالجات مندرجہ کا نمبر سے ناظرین کو ثابت ہو گا کہ کادیانی کی الہامی ڈکشنری مین اس پاکیزہ لغت کے یہ شریفانہ معنے بیان ہوئے ہین۔ اور کادیانی کا یہ شریفانہ و الہامی محاورہ اور تکیہ کلام ہے جس سے وہ ہر شخص کو جو اسکی بات نہ مانے یا شرط کے خلاف کرے یا اس کے نزدیک خطا یا غلطی کرتا ہو حرامی یا حرامزادہ کہدیتا ہے۔

مگر ہم اور [illegible] جناب حضرت ہما اہل اسلام اور جملہ اہل تہذیب اور کافہ انام جو انسان کہلاتے ہین کادیانی کی اس ڈکشنری کو مستند نہین جانتے۔ اور اس لغت اور محاورہ سے وہ

© rasailojaraid.com

اتفاق نہیں رکھتے۔ اور وہ یہہ تحقیق اعتقاد رکھتے اور کہتے ہیں کہ حرامزادہ یا حلال زادہ ہونا ایک فطرتی اور قدرتی امر ہے جو شخص واقع میں حرامزادہ ہو وہ نیک عمل کرنے یا اچھی صفت پیدا کرنے سے حلال زادہ نہیں بنجاتا۔ اور جو شخص واقع میں حلال زادہ ہو وہ برا فعل کرنے یا بری خصلت اختیار کرنے سے حرام زادہ نہیں ہو جاتا۔

اور واقعی معیار حلال زادہ ہونیکا وہ یہہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص اپنے باپ کا بیٹا (جو اسکی منکوحہ سے (اسلامی طور پر اسکا نکاح ہوا ہو۔ خواہ عیسائی طور پر یا کسی اور مذہب کے طور پر) یا مملوکہ سے (وہ خریدے ہوئی ہو خواہ ہبہ یا اور جائز وجوہ سے) پیدا ہو۔ وہ حلال زادہ کہلاتا ہے۔ پہر وہ خواہ کتنا جھوٹ بولے یا اور گناہ شرک کفر وغیرہ) کا مرتکب ہو۔ یا وہ اور کسی کا تو درکنار اپنے باپ ہی کا خلاف کرے۔ دین و دنیا میں اسکا مخالف بنجائے۔ کافر باپ کا بیٹا مسلمان ہو جائے یا مسلمان کا بیٹا کافر بنجائے وہ حرامزادہ نہیں کہلاتا۔

تمثیلات

(۱) دیکھو انبیاء علیہم السلام میں سے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ اپنے باپ آذر کے جو بشہادت نص قرآن کافر و بت پرست تہا مخالف رہے وہ باپ کو کہتے تہے باپ تو میرا پیرو ہو جا مجھ خدا

يٰاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَاۗءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ۝ يٰاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ۝ يٰاَبَتِ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ۝ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ۝

(سورۃ مریم ۴۶)

نے وہ علم دیا ہے جو تجھے نہیں دیا۔ ان کا باپ کہتا کہ ابراہیم کیا تو میرے معبودوں سے نفرت کرتا ہے۔ اگر باز نہ آئیگا۔ تو میں تجھے سنگسار کروں گا۔

(۲) حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا کافر تہا اور اپنے باپ کا سخت مخالف رہا جب طوفان آیا تو حضرت نوح نے فرمایا کہ اے میرے بیٹے ہمارے ساتھ کشتی میں سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ مت رہ

© rasailojaraid.com

ونادى نوح ابنه وكان في معزل يا بني اركب معنا ولا تكن مع الكافرين قال ساوي الى جبل يعصمني من الماء ×

رب ان ابني من اهلي وان وعدك الحق وانت احكم الحاكمين قال انه ليس من اهلك انه عمل غير صالح (هود ع ۴)

وہ بولا میں پہاڑ پر چڑھ بچاؤں گا۔ اور کشتی پر سوار نہ ہوا۔ پھر حضرت نوحؑ نے خدا کی جناب میں عرض کیا کہ میرا بیٹا میرا اہل ہے (جن کی نجات تو نے وعدہ دیا ہے) خدا تعالے نے اس کے جواب میں یہ فرمایا کہ وہ تیرا بیٹا نہیں حرامزادہ ہے۔ بلکہ وہ فرمایا وہ تیرا اہل یعنی تابع پیرو نہیں ہے۔ وہ بدعمل ہے۔ اس سخت مخالفت کے ساتھ بھی حضرت ابراہیمؑ اپنے باپ کے بیٹے کہلائے۔ اور نوحؑ کا بیٹا ان کا بیٹا۔ اور کوئی اس ناپاک لفظ و خطاب کا مستحق نہ ہوا جسکا مستحق انکے کادیانی کا نیا یک محاورہ بناتا ہے۔

(۳) آنحضرتؐ کے جلیل الشان اصحاب جو مولود فی الاسلام نہ تھے۔ انہیں اکثر اپنے والد کے مذہب میں مخالف تھے یہ حضرات مشرف باسلام ہوگئے۔ اور وہ کافر رہے۔

(۴) پھر مسلمان جماعت صحابہؓ تابعین و ائمہ دین صدہا مسائل فروعی میں باہم تخالف رہے مگر کسی نے اس اختلاف و خلاف کے سبب انپر اس الہامی لقب کادیانی کا اطلاق جائز نہیں رکھا جو کادیانی انکے حق میں تجویز کرتا ہے

(۵) اپنے خاندان کو کادیانی دیکھ لے۔ اس کے اجداد خصوصاً مرزا گل محمد و مرزا عطا محمد بحسب اعتراف و بیان ازالہ کادیانی صفحہ ۱۲۳ صفحہ ۱۲۴ صفحہ ۱۳۱ وغیرہ مسلمانوں کے قاضی و ولی متقی تھے مگر اسکا بیٹا اور کادیانی کا باپ مرزا غلام مرتضیٰ جسکو میں نے بھی دیکھا ہے۔ اور اسکے دیکھنے والے بہت سے لوگ اس وقت زندہ ہیں عملاً و اعتقاداً اپنے ان آبا و اجداد کا مخالف تھا۔ وہ صرف حکیمانہ مذہب رکھتا تھا۔ اگر کچھ میلان مذہب کی طرف تھا تو تشیع کی طرف تھا۔ اور اس پیرانہ سالی میں جبکہ میں نے اسکو دیکھا ہے۔ اسکو نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ ارکان شرعی کا التزام نہ تھا ممنوعات شرعیہ کے ارتکاب کا حال ہم نہیں لکھتے۔ یہ خود کادیانی سے یا اس کے اور دوستوں سے پوچھنا چاہیے۔ پھر کیا اس مخالفت طریق آبائی کے ساتھ مرزا غلام مرتضیٰ انکا بیٹا تسلیم نہ کیا جاتا ہے۔ اور اس کو یہ خطاب سے مخاطب کیا جاتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۶) اس کے بعد اپنے آپ کو کادیانی دیکھے کیا اس کے آباواجداد اعلیٰ مرزا گل محمد و مرزا عطا محمد کا بھی مذہب و اعتقاد تھا جو کادیانی نے ظاہر کیا۔ کیا اسکے باپ مرزا غلام مرتضیٰ کا یہ اعتقاد تھا کہ مسیح موعود یہی ہے جو میرے نطفے سے پیدا ہوا ہے۔ ہرگز نہیں وعلیٰ ہذا القیاس۔ کادیانی کے اکثر عقائد ایسے ہیں جنکا اسکے آباواجداد سے کوئی قائل نہ تھا۔ و معہذا کادیانی اپنے باپ کا بیٹا اور حلالزادہ کہلاتا ہے۔ اس کا خلاف اسکے خیال میں کبھی نہیں آتا۔

(۷) اپنے بعد وہ اپنے بیٹوں کو دیکھے۔ اس کا بیٹا مرزا سلطان احمد اسکا کیسا مخالف ہے حتیٰ کہ اس مخالفت کے سبب اُسنے اسکو عاق بھی کر دیا ہوا ہے۔ اور اسی مضمون کا اشتہار دیدیا تھا جو ضمیمہ میں منقول ہوا۔ و معہذا وہ اسکو بیٹا اور حلالزادہ ضرور سمجھتا ہے۔ اس لفظ مکروہ کا اسپر اطلاق نہیں کرتا۔

ان تمثیلات منفکانہ سے صاف اور یقینی نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ جو شخص اپنے باپ کا بیٹا ہے۔ وہ کسی اختلاف سے اور کسی گناہ سے اور کسی غلطی سے حرامزادہ کہلانیکا مستحق نہیں ہو جاتا۔ ایسا ہی وہ واقع میں حرامزادہ ہونیکا معیار بیان کرتے اور کہتے ہیں۔ کہ جو شخص کسیکی منکوحہ (اقسام مذکور) یا کسیکی مملوکہ (بتفصیل مذکور) سے متولد نہیں ہے۔ وہ حرامزادہ کہلاتا ہے۔ پھر وہ خواہ کتنا ہی واقعی راست گفتار۔ نیک کردار و پرہیز گار بنجائے۔ یا ادعائی مجدد و محدث اور خدا کا ملہم و مخاطب کہلائے۔ اور باوجود ختم ہو جانے نبوت کے پیغمبری کا دعویٰ کرے۔ اور آدم۔ عیسیٰ۔ احمد وغیرہ نبی علےٰ نبینا و علیہم السلام بن بیٹھے۔ اور چند خران بے تمیز اسکی تصدیق بھی کر دیں۔ تو ان واقعی یا ادعائی کمالات و محاسن کے ساتھ بھی حرامزادہ کا حرامزادہ ہی رہتا ہے۔ ان عارضی (واقعی ہوں خواہ ادعائی) خوبیوں سے حلال زادہ۔ مجدد۔ محدث نبی۔ ملہم۔ آدم عیسیٰ نہیں بنجاتا۔ صائب نے کیا ہے۔ ؎

بہ نمارلیصاحب نظرے گوہر خود را ۔۔ عیسیٰ نتوان گشت بہ تصدیق خرے چند

ایک اور بزرگ نے کہا ہے ؎ ۔ خر عیسیٰ اگر بمکہ رود ۔۔ چون بیاید ہنوز خر باشد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور وہ سب کادیانی کی ڈکشنری کے مقابلہ مین یہ کہہ سکتے - اور بعض کہتے ہین کہ اگر یہ معنے اس لفظ کے جو کادیانی نے الہامی ڈکشنری سے نکالکر بیان کئے ہین صحیح مانے جایئن تو اس سے لازم آئیگا کو سب سے پہلے اس الہامی محاورہ کے محل استعمال اور اس پاک لفظ اور مقدس لغت کے مصداق کادیانی صاحب اور اسکے تمام حواری اور پیرو اور اس محاورہ کو صحیح سمجھنے والے اور اس استعمال کادیانی کو پسند کرنے والے ہون - کیونکہ جھوٹ بولنے مین کادیانی اور وہ لوگ مسلم کل ہین کیسکی بات نہ ماننا یا کسیکا خلاف کرنا ان مین ایسا پایا جاتا ہے جسکا انکو خود بھی اعتراف ہے - اور خاصکر ان کا یہ الہامی محاورہ اور اس معنے سے اس پاکیزہ لفظ کو استعمال کرنا یا اس کے استعمال کو جائز سمجھنا ایک ایسا خلاقی فعل ہے جسمین کوئی انسان مہذب اہل مذہب انکا موافق نہین ہے - پہر وہ اس محاورہ اور لغت کی شہادت سے خود اسکے مصداق کیون نہون +

انکے جھوٹ بولنے کی تفصیل

خود حضرت الکذب کادیانی صاحب خدا تعالے پر افترا کرنے مین مسلم کافہ اہل اسلام ہین جو قدیم اسلام پر ایمان رکھتے ہین وہ یقین رکھتے ہین کہ اس کا یہ دعوے کہ مجھے الہام ہوتا ہے اور فلان آیت مجھپر نازل ہوئی ہے - خدا تعالے پر افترا ہے - اور اسکا یہ دعاوی کہ مین نبی ہون مین ہی مسیح موعود ہون مین ہی وہ احمد ہون جسکی شہادت حضرت عیسی نے دی - اور اس کی آیت مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد مین حکایت ہوئی ہے وغیرہ وغیرہ سب کے سب خدا تعالے پر افترا ہین ایسے اسکے اور دعاوی ہین کہ لیلۃ القدر(۱) سے رات مراد نہین - بلکہ ایک تاریکی کا زمانہ مراد ہے - اور آنے والے مسیح(۲) سے مثیل مسیح اسکی ذات مراد ہے - دمشق(۳) سے جہان نزول مسیح کا ہوگا موضع قادیان مراد ہے - محل نزول(۴) مسیح منارہ مشرقی سے اسکی مسجد کادیان کے منارہ - دجال(۵) عیسائی پادری - دجال(۶) کے گدہے سے ریل گاڑی - یاجوج(۷) ماجوج سے انگریز و روس - قیامت(۸) سے پہلے اونٹنیون کو بیکار رہنے سے ریل جاری ہونے کے سبب باربرداری مین انکا کام نہ آنا (۹)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے دن صحیفون کے کہلنے سے اس وقت چہوٹی رسالون کا چہپنا اور تار خبرین بانٹتے پہرنا

(۱۰) اسدان زوجون کو حسبون کے ساتھ ملائے جانے سے اس وقت کی کیٹیان (۱۱) اسدان پہاڑون کے چلائے

جانے اور دریاؤن (۱۲) کے جاری ہونے سے اس وقت انگریزون کا پہاڑون کو کاٹ کر سڑکین نکالنا

اور دریاؤن سے نہرین نکالنا وغیرہ وغیرہ مراد ہے۔ (جو اس کے رسائل ازالہ توضیح فتح شہادۃ

القرآن وغیرہ مین بیان ہوئے ہین۔ انکو بہی علم اہل اسلام خدا اور رسول پر افترا جانتے ہین۔

لوگون پر افترا کرنا اور عام جہوٹ بولنا بہی کادیانی کا تمام اہل اسلام مین مسلم ہے

اور اشاعۃ السنۃ جلد ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ اخصوصاً اسکی جلد ۱۵ کے نمبر ۱ لغایت ۱۲ مین ایسا مدلل و مفصل

ہوچکا ہے جسکے دیکہنے کے بعد کسیکو اعتراض و شک پیدا نہین ہوتا۔ حتی کہ کادیانی کو بہی اسمین

چون وچرا کرنیکی جگہہ نہین۔ اور اس وجہ سے وہ ان کے رد و جواب سے ساکت ہو رہا ہے۔

کیا یہ اسکا جہوٹ نہین ہے جو اس نے اپنے ازالہ کے صفحہ اخیر مین بولا ہے کہ ابوسعید

محمد حسین کو ڈپٹی کمشنر لودہانہ نے حکماً نکلوا دیا۔ بلکہ ڈپٹی دلاور علی کی حفاظت مین وہ ریلوے

سٹیشن پر پہنچا دیا۔ کیا یہ اسکا جہوٹ نہین جو رسالہ اظہار مین بولا ہے۔ کہ ابوسعید محمد حسین نے

مباحثہ امرتسر مین عیسائیون کو مدد دی۔ کیا یہ اسکا جہوٹ نہین ہے؟ جو اسی رسالہ مین بولا

ہے۔ کہ عرب و شام کے مستند علماء اس کے ساتھ ہو گئے۔ کیا اسی رسالہ مین اسکا یہ جہوٹ

نہین ہے کہ جن لوگون نے اسپر فتوی کفر لگایا تہا۔ ان مین سے اکثر نے رجوع کر لیا ہے۔ کیا اسکا

یہ جہوٹ نہین جو کتاب وساوس کے (صفحہ ۶۰) مین اسنے بولا اور خاکسار کے حق مین چالیس روز کا

میعادی منذر الہام شائع کیا۔ اگر ان جہوٹون مین سے کوئی جہوٹ سچ ہو سکتا تہا۔ تو کیون ہمارے

ان الزامون کے جواب مین اسنے سکوت اختیار کیا۔

الزام اول کے ثبوت مین جو ہمنے ڈپٹی کمشنر لودہانہ کی چہٹی رسالہ نمبر ۲ جلد ۱۳ مین مشتہر

کی ہے اسکا جواب کیون نہ دیا۔

الزام نمبر ۲ کے ثبوت مین جو ہمنے اسکا یہ محاورہ اور یہ شعر افیانہ جہول پیش کر کے اس کو

© rasailojaraid.com

لزم کیا تھا اسکا جواب کیون نہ دیا۔

الزام نمبر ۳ کے ثبوت مین جو ہمنے قادیانی کے سفر حج کا خرچ اپنے ذمہ لیکر حرمین مین اسکو بیجا کر اس کے عقاید و مقالات کا فیصلہ کرانا چاہا تھا۔ اس کو کیون قبول نہ کیا۔

الزام نمبر ۴ کے ثبوت مین جس فہرست اہل رجوع کا ہمنے مطالبہ کیا تھا اسکو کیون پیش نہ کیا۔

الزام نمبر ۵ کی تائید مین جو ہمنے اپنی ترقی دنیوی کا حال کہا تھا اسکا کیون اس لیے جواب نہ ... اس کے اتباع کا خدا و رسول پر افترا کرنا اور عام **جھوٹ بولنا** بھی اس تفصیل سے ثابت ہے۔ کیونکہ وہ اس کے ان سب افتراؤن کا افترا ہونا دلائل سے ثابت و مدلل دیکھکر ان کو قبول کرتے ہین۔ اور عام لوگون مین انکو رواج دیتے ہین۔ اور بحکم اس قاعدہ مسلمہ اتفاقیہ کہ جھوٹ کا رواج دینے والا بھی جھوٹا ہے۔ وہ سب جھوٹے ہین۔

علاوہ بران ان مین سے آپکے اکابر خلفا اور خاص حواریان کے سفید جھوٹ بھی اشاعۃ السنہ مین ثابت ہو چکے ہین۔ آپ کے بڑے اور **اول** درجہ کے خلیفہ **حکیم نور دین** بھیروی جمونی کا (جو درحقیقت آپکے پیر و مرشد ہین چنانچہ رسالہ ہذا کے صفحہ ۱۶۵ مین اور نمبر ۲ جلد ۱۴ کے صفحہ ۱۶ مین مفصل بیان کیا گیا ہے۔) مباحثہ لاہور سے جان چھڑانے کے لیے یہ جھوٹ بولنا کہ ہمکو لودہانہ مین ایک شخص کے لیے جا کر وہان سے جمون مین چلا جانا ضروری ہے ورنہ مسلمانون کا خرج عظیم ہوگا۔ جس کے بعد لودہانہ چلے گئے۔ وہان پانچ روز قیام کیا۔ اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ۱۳ کے صفحہ ۳۳ مین ثابت کیا گیا ہے

اور آپکے **خلیفہ دوم** منشی احسن امروہی کا واقعہ مباحثہ بٹالہ کی نسبت تین جھوٹ بولنا (۱) آپ (حاکم کو لکھتے ہین) بلا اجازت لاہور چلے گئے۔ (۲) جب میر ممتاز علی صاحب منصف نے کہا کہ ہم کو اب منہ دکھلانے کی جگہ نہین رہی۔ (۳) آپ مباحثہ شروع کر کے چلے گئے۔ جو اشاعۃ السنہ جلد ۱۴ مین بصفحہ نمبر ۹۰ ثابت کیا گیا ہے۔ اور آپکے **خلیفہ سوم** ایڈیٹر رسالہ ناعق (مشہور بحق) کے بطبق برعکس نہند نام زنگی کافور۔ کئی جھوٹ (۱) مسٹر ڈوئی صاحب کو قادیانی

© rasailojaraid.com

کی بدولت اسلام نصیب ہوا ہے۔ (۲) کادیانی کے مخالفین ذلت و مسکنت مین مبتلا ہین (۳) مدراس کے یوروشین نو مسلم جماعت کی طرف مسٹر حامد سنو وغیرہ کا ڈیپوٹیشن کادیانی کے پاس آنے والا ہے۔ ثابت ہو چکے ہین۔ اول و دوم اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۱ جلد ۱۵ مین ثابت کئے گئے ہین تیسرے کا ثبوت اس بعدلون ہوا۔ کہ مسٹر حامد سنو کئی مہینے سے لاہور مین مقیم ہین۔ اور انجمن حمایت اسلام کے مدرس ہین۔ وہ کادیانی کی طرف منہ کر کے ہتو کتے بھی نہین باوجود حواریان کادیانی ان کو قادیان پہنچنے کی بہت ترغیب ڈالچکے ہین۔ اور آپکے خلیفہ چہارم حامد سیالکوٹی کے کئی جھوٹ (جن مین بعض خاکسار کے حق مین افترا ہین۔ بعض مولوی محمد حسن صاحب رئیس لودہانہ وغیرہ مسلمانان لودہانہ پر افترا ہین) اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۱ جلد ۱۵ مین ثابت ہو چکے ہین۔ عام اہل اسلام سے اس گروہ کے پیروان کی مخالفت عیان ہے۔ محتاج بیان نہین ہے۔ کادیانی کے عقاید کہ از انجملہ مشتے نمونہ از خروارا و پر بیان ہو چکے ہین ایسے عقاید ہین جن مین وہ کافہ اہل اسلام کا مخالف ہے۔ اور خاص کر اس مقولہ یا محاورہ الہامیہ مین کہ "جو شخص جھوٹ بولے۔ یا غلطی کرے۔ یا کادیانی کی بات یا شرط نہ مانے وہ حلال زادہ نہین" تو وہ سارے جہان کے مخالف ہین۔ پھر اس مخالفت عام اہل اسلام اور اس کذب و افترا لاکلام کے ساتھ یہ حضرت اس پاک خطاب سے مخاطب (اور اس مقدس لفظ کے مورد) نہون۔ اور برخلاف اس کے سب کے سب حلال زادے کہلائین۔ اور تمام اہل اسلام صرف کادیانی کے خیالی جھوٹ بولنے مین یا کسی مسئلہ مین غلطی کرنے سے یا کادیانی کی کسی بات یا شرط مین خلاف کرنے سے حرامزادہ متصور ہون۔ اس کی کوئی وجہ وجیہ ہے تو کادیانی صاحب بیان فرمادین۔ اور اس الہامی ڈگشنری کی شرح تصنیف کرین۔ جس مین اس وجہ کی تفصیل مدلیل ہو۔

اور اگر کادیانی صاحب کوئی دلیل فارق جو کادیانی اور اس کے اتباع کو باوجود جھوٹ بولنے اور تمام جہان کا خلاف کرنے کے حلال زادہ قرار دے۔ اور تمام مسلمانون کو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کسی غلطی یا جھوٹ یا خلاف کاویانی کے سبب حرامزادہ بناوسے بیان نہ کرین گے - تو عام مسلمان یہ سمجھہ جاینگے کہ آپ کا یہ محاورہ الہامی نہین - بلکہ شیطانی ہے - اور آپ باوصف دعوے نبوّت والہام ومجددیت ومسیحائیت عام بازاریون کی طرح لوگون کو گالیان دیتے ہین - اور اس وجہ سے آپ نبی، مجدد، محدث تو کجا اول درجہ کے مسلمان یا مہذب انسان بہی نہین ہوسکتے - بلکہ بہائم سیرت وحشی صفت ہین جو جوش کے وقت اپنے اختیار مین نہین رہتے - اس صورت مین ان کی طرف سے یہ شعر صائب کا آپ کی خدمت مین پیشکش ہوتا ہے - اور اسی پر یہ مضمون ختم ہے ؎

دہن خوش بدشنام میالا صائب

لیکن زر قلب بہر کس کہ دہی باز آید

© rasailojaraid.com